



سوال

(137) نماز میں کثرت حرکات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری مشکل یہ ہے کہ میں نماز میں حرکات بہت کرتا ہوں۔ میں نے سنا ہے ایک حدیث ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ جس نے نماز میں تین سے زیادہ حرکات کیں تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ نماز میں فضول حرکتوں سے کس طرح نجات حاصل کی جائے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلوٰۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مومن کے لئے سنت یہ ہے کہ وہ پوری توجہ، انہماک اور قلبی و جسمانی خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کرے خواہ وہ فرض ہو یا نفل کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے:

قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ۱ اَلَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ (المؤمنون ۱/۲۳-۲)

”یقیناً ایمان والے کامیاب ہو گئے جو نماز میں عاجز و نیاز کرتے ہیں۔“

اور نماز کو پورے اطمینان و سکون سے ادا کرے۔ اطمینان نماز کے ارکان و فرائض میں سے بے حد اہم ہے، جس شخص نے اطمینان و سکون کے بغیر برے طریقے سے نماز کو پڑھی تھی تو نبی کریم ﷺ نے اس سے یہ فرمایا تھا ”واپس لوٹ جاو اور دوبارہ نماز پڑھو کیونکہ تم نے نماز پڑھی ہی نہیں ہے۔“ جب اس طرح تین بار ہو تو اس آدمی نے عرض کیا ”اس ذات کی قسم! جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے، میں اس سے زیادہ اچھے طریقے سے نماز ادا نہیں کر سکتا، مجھے نماز پڑھنے کا طریقہ سکھا دیجئے۔“

تو نبی کریم ﷺ نے اس سے فرمایا ”جب تم نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو خوب اچھے طریقے سے وضو کرو، پھر قبلہ رخ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہو، پھر جو آسانی سے ممکن ہو قرآن مجید پڑھو، پھر خوب اطمینان سے رکوع کرو۔ پھر رکوع سے سر اٹھاؤ اور بالکل سیدھے کھڑے ہو جاؤ، پھر خوب اطمینان سے سجدہ کرو، پھر سجدہ سے سر اٹھاؤ اور اطمینان سے بیٹھ جاؤ، پھر بے حد اطمینان سے سجدہ کرو، پھر ساری نمازیں اسی طرح اطمینان (وسکون) سے ادا کرو۔“ (متفق علیہ)

صحیح حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ طمانینت نماز کا اتنا بڑا رکن اور فرض عظیم ہے کہ اس کے بغیر نماز صحیح نہیں ہوتی، جو شخص ٹھونگیں مارے اس کی نماز نہیں ہوتی۔ خشوع و خضوع نماز کا خلاصہ اور روح ہے، لہذا مومن کو چاہئے کہ وہ نماز کا خصوصی اہتمام کرے، خوب ذوق شوق سے نماز ادا کرے۔ یہ کہنا کہ اگر تین حرکتیں ہو گئیں تو وہ طمانینت اور خشوع کے منافی ہیں تو اس کا نبی کریم ﷺ کی کسی حدیث سے کوئی ثبوت نہیں ہے بلکہ یہ بعض اہل علم کا قول ہے اور اس کے لئے کوئی قابل اعتماد دلیل نہیں ہے۔

